(قسط۴۴) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۷۴ء۷۳ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ و اقارب' اہل محلّہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ'تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

حضرت شیخ الحدیث کا سفر تبلیغی مرکز رائے ونڈ

۴ تا ۶ ستمبر ۱۹۷۳ء: گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی ضعف وعلالت کئی مشاغل اور موانع کے باوجود تبلیغی جماعت کے اکابر کے اصرار پر حضرت والد شیخ الحدیث مدظلہ ۴ ؍ستمبر کو تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے اور مرکز میں قائم مدرسہ عربیہ کے امتحانات اور معائنہ میں حصہ لیا اس دوران مدرسہ کے طلباء سے ''مسلمانوں کی تین ذمہ داریاں تعلیم تبلیغ اور جہاد'' کے موضوع پر مختصر خطاب فرمایا ۶ ستمبر کو واپسی ہوئی احقر اور قاری سعید الرحمان صاحب اس سفر میں آپ کے ہمراہ رہے۔

مولانا صفۃ الرحیم دیروی شریک دورہ حدیث کی شہادت

۷؍ستمبر ۷۳ء: امتحانات کے ایام میں ۹ شعبان کو ایک المناک حادثہ پیش آیا دورۂ حدیث کے نہائت ذہین قابل اور ہونہار طالبعلم مولانا صفۃ الرحیم صاحب دیروی پہلے پرچے سے فارغ ہونے کے بعد دارالعلوم

کے قریب سے گذرنے والی پٹڑی پر اچانک ٹرین کی زَد میں آکر شہید ہوگئے ،اس یکایک حادثہ سے پورے دارالعلوم اساتذہ اور طلبہ کو شدید صدمہ ہوا مرحوم جو تحصیل علم سے فارغ ہو چکے تھے اور اپنے حلقہ کے لوگ ان کے علمی فیض کے لئے چشم براہ تھے کہ یکایک ان کی لاش ان تک پہنچی لاش پہنچانے کا انتظام دارالعلوم نے کیا شہید طالب علم کا اپنے جماعت کے ممتاز طلبہ میں شمار ہوتا تھا حق تعالیٰ مرحوم کو شہداء کے اعلیٰ مقام سے نوازے آمین ۔

محبوب العلماء والمساکین مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندیؒ کی وفات

۹ر ستمبر ۷۳ء: حضرت شیخ طریقت مولانا عبدالمالک صدیقی نقشبندیؒ آف خانیوال کے سانحہ ارتحال کی اطلاع دارالعلوم میں شدید رنج وغم سے سنی گئی ،آپ کی ساری زندگی اسلام کی بے لوث خدمت میں بسر ہوئی،ان کی شخصیت دیگر اکابر کی طرح شریعت کی جامع تھی،کمال اتباع سنت جو سلسلہ نقشبندیہ کا وصف خاص ہے، ہر ہر قدم پر ملحوظ رہا،سنت کی مخالفت کسی طور ضبط نہ کرسکتے،نہ کبھی مداہنت یا مصلحت بینی کے روادار تھے، بلاخوف لومتہ لائم ٹوکتے۔حضرت مرحوم کا دارالعلوم سے قدیم دیرینہ تعلق رہا ہر سال دو ایک دن یہاں قیام فرماتے کئی ممتاز اساتذہ اور بے شمار طلبہ آپ سے بیعت ہوئے اور کئی اساتذہ دارالعلوم کو آپ نے خلعت خلافت سے نوازا،دارالعلوم میں حضرت مرحوم کے رفع درجات کیلئے دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات

۱۲ر ستمبر ۱۹۷۳ء: ۲۵ر رجب کو دارالعلوم کے تحریری وتقریری امتحانات شروع ہوئے تھے جو ۱۴ر شعبان تک جاری رہے دورۂ حدیث کے علاوہ امتحانات کی اساتذہ دارالعلوم نے نگرانی کی شعبہ تجوید کے امتحانات مولانا قاری سعید الرحمان اور قاری محمد یعقوب صاحب جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی نے لئے دورہ حدیث کے امتحان حسب سابق وفاق المدارس العربیہ کی نگرانی میں ہوئے نگران امتحانات کے فرائض مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی نے انجام دیئے مولانا غلام حیدر صاحب خطیب بلال مسجد اسلام آباد اور مولانا غلام حیدر مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے نگرانی میں ان کا ہاتھ بٹھایا دورۂ حدیث کے امتحانات میں ۱۴۲ طلباء نے شرکت کی۔

صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم سے انکی خواہش پر وہاں اسلامی قانون سازی ونفاذ کے سلسلہ میں ملاقات

۱۸ ستمبر ۷۳ء: آزاد کشمیر میں اسلامی قانون سازی اور قوانین کے نفاذ نیز قدیم وجدید نصاب پر

جامع ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم خان کی دعوت پر حضرت شیخ الحدیث والد ماجد نے پونچھ ہاؤس راولپنڈی میں ان سے طویل ملاقات کی اس مجلس کے دوسرے شرکاء حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ کراچی حضرت مفتی محمود صاحب تھے مذکورہ امور کے مختلف پہلوؤں پر ہر سہ حضرات نے صدر آزاد کشمیر سے سیر حاصل گفتگو کی اور علم وفکر کے بہت سے گوشے سامنے آئے اس مجلس کی علمی گفتگو کو احقر نے قلمبند بھی کیا۔

سعودی روزنامہ المدینہ میں دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں تاثرات

نومبر۱۹۷۳ء: گزشتہ دنوں سعودی عرب کے معروف اخبار "المدینه المنوره" میں شیخ احمد محمود مدنی نے دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں اپنے تاثرات قلمبند کئے جو کہ یوں تھے:

آج ہمارا اولین پروگرام تھا کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی زیارت کریں یہ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ درحقیقت اس عظیم علمی شجر ''دارالعلوم دیوبند'' کی ایک بہت بڑی شاخ ہے جو ہندوستان میں قائم کیا گیا تھا جو علوم اسلامیہ کے متبحر فضلاء کا مصدر ہے تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو ان پیشرؤوں نے (جن کے سرخیل حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث تھے) دارالعلوم دیوبند کی نہج پر ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جو نوخیز پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت اور دعوت وتبلیغ کیلئے علماء مہیا کرے اوراب تک اس علمی ادارہ سے دو ہزار فضلاء سندِ فراغت حاصل کرچکے ہیں جو یورپ وامریکہ افریقہ اور پاکستان کے اطراف واکناف میں اسلام کی نشرواشاعت کے سلسلہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اوراس مدرسہ میں حالاً ایک ہزار طلبہ زیرتعلیم ہیں جن میں چھ سالہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک حصول علم میں مصروف ہیں

جامعہ حقانیہ میں مفت تعلیم

یہ مدرسہ تمام بیرونی طلبہ کے معاشی ضروریات علاج ادویہ، رہائش، طعام اوردیگر اخراجات کا متکفل ہے، جملہ طلبہ کو درسی کتابیں دارالعلوم کی طرف سے دی جاتی ہیں اور یہ طلبہ سرحدات چین ،روس، ایران، افغانستان، تھائی لینڈ اور پاکستان کے قرب وجوار اور دور دراز سے اس مدرسہ بلکہ علمی یونیورسٹی کو حاضر ہوتے ہیں۔

تدریس کے تین مراحل

دارالعلوم میں درس وتدریس کے تین مراحل ہیں؛ ہرمرحلہ میں تین سال گزرنے سے طالب علم کو مجموعی طور پر حصول علم میں نو سال صرف کرنے پڑتے ہیں اوقاتِ تعلیم صبح وشام سات گھنٹے ہیں، دارالعلوم کو

کتابوں کی کمی کی شکایت شدت کے ساتھ محسوس ہورہی ہے خاص کر وہ کتابیں جو لغت عربی میں مدد دے سکیں اور مجھے مولانا ''شیر علی شاہ'' مدرس دارالعلوم حقانیہ نے یہ بھی تذکرہ کیا کہ مدرسہ دارالعلوم حقانیہ قواعد لغت نحو' صرف' بلاغت پر مشتمل کتابوں کی اعانت کے سلسلہ میں عرب ممالک کی توجہ کا متمنی ہے تاکہ طلبہ علوم دینیہ دور حاضر کے مطابق عربی تقریر وتحریر پر عبور حاصل کرسکیں۔

حقانیہ کے اخراجات

بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کے جملہ اخراجات مسلمان قوم کے تبرعات واعانت سے پورے ہوتے رہتے ہیں بانیین دارالعلوم کی یہی کوشش ہے کہ دارالعلوم اسلامی علوم کی اشاعت وترویج میں آزاد اور خود مختار ہو اور یہی وجہ ہے کہ دارالعلوم حکومت کی اعانت کو محبوب نہیں سمجھتا پاکستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں رہنے والے مسلمان اس ادارہ کی اعانت فرماتے رہے ہیں اور دارالعلوم کے عزائم میں سے ہے کہ موجودہ عصری علوم کو بھی دارالعلوم میں داخل کردیا جائے جبکہ مناسب مالی قوت میسر ہوجائے جس سے تمام ضروری شعبے بروئے کار لاسکیں۔

مفتی محمودؒ کی تجویز: پاکستان کی رسمی زبان عربی ہو اس کے دو اسباب

اسی طرح فن طب کی تعلیم وتدریس کا بھی دارالعلوم ارادہ رکھتا ہے دارالعلوم حقانیہ میں ہمیں یہ معلوم ہوا کہ صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ مفتی محمود صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان کی رسمی زبان عربی ہوجائے اور مفتی صاحب نے اس کیلئے دو اسباب بیان کئے ہیں ایک داخلی اور ایک خارجی داخلی سبب تو یہ ہے کہ پاکستان چار مختلف صوبوں میں منقسم ہے جو مختلف زبانیں بول رہے ہیں' صوبہ سرحد میں پشتو' بلوچستان میں بلوچی' سندھ میں سندھی اور پنجاب میں پنجابی بولی جاتی ہے' پس پاکستان کی مختلف بولیاں بولنے والی قوم کو متحد کرنے کے لئے لغت عربی کو رسمی زبان قرار دیا جائے انگریزی زبان کو پاکستان سے نکال کر اس کی جگہ عربی زبان کو دینا چاہیے جو تمام خصوصیات ومزایا کی حامل ہے داخلی سبب یہ ہے کہ عربی لغت اسلام کی لغت ہے قرآن پاک اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کی زبان ہے اور ہمارے عرب بھائیوں کی زبان ہے اور یہ لغت درحقیقت باہمی اتحاد کا ذریعہ اور ممالک اسلامیہ کے تعاون کا سبب وحید ہے۔

پرتپاک استقبال نے ورطہ حیرت میں ڈالا

ایک اہم چیز جس نے ہمارے دلوں میں رعب برپا کیا جبکہ ہم دارالعلوم حقانیہ کو جی ٹی روڈ سے اترنے والے تھے' ہم نے راستہ کے دونوں جانب طلبہ کے عظیم ہجوم کو قطاروں کی شکل میں دیکھا جو اپنے ہاتھوں میں گلاب اور دیگر قسم کے پھول اٹھائے ہوئے تھے اور کتبوں پر اھلاً وسھلاً کے کلمات درج تھے سب

سے پہلے میرے ذہن میں جو خیال گذرا وہ یہ تھا کہ شاید یہاں صوبے کے بڑے وزراء آئیں گے' اس لئے انہوں نے ترحیب وخوش آمدید کا یہ انتظام کیا ہے لیکن جب ہماری کار کھڑی ہوئی تو ہم نے عجیب منظر دیکھا' طلبہ کی طویل قطاریں لمبے راستے کے دونوں طرف کھڑی تھیں' جو سڑک سے دارالعلوم تک پھیلی ہوئی تھیں' تکبیر اور تہلیل کے نعرے ایک ہی آواز میں گونج رہے تھے۔''اسلامی اتحاد کا علمبردار شاہ فیصل زندہ باد اھلاً وسھلاً مہمان حرم خوش آمدید میں اپنے دوست راشد فہد الراشد کو ڈھونڈ رہا تھا جو میرے ساتھ گاڑی میں سردی کو محسوس کررہا تھا اور وہ کسی گرم مکان میں گرمی حاصل کرنے کا متلاشی تھا میں نے بعداز تلاش اسے دیکھا کہ وہ نرم وگرم رفتار میں خراماں تھا اور طلبہ اساتذہ کے ترحیبی نعروں نے اس سے سردی کو اڑا دیا تھا اور اس اعزاز وتواضع کے سامنے سردی کا حجاب پھٹنا لازمی تھا۔

حیرت وتعجب ہے اس فرق عظیم پر کہ ادھر ہم اپنے شہروں میں ان مہمانوں کی تشریف آوری کے موقعہ پر استقبال میں شریک ہوتے تھے اور یہ بات ہماری عقول سے بہت دور تھی کہ ہمارا بھی ان مہمانوں کی طرح استقبال کیا جائے گا مروت وشجاعت کا یہ استقبال جو صرف زعماء رؤسا کے لئے منعقد ہوتا ہے کونسی وہ خصوصیت ہے جس کی بناء پر ان بزرگوں نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا' جن کے ہم باعتبار عمر کے اگر نواسے نہیں تو بیٹے تو ضرور ہیں۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کا عربی میں خطاب

میرے سامنے صرف یہی توجیہ تھی کہ احترام واکرام کے مناظر صرف اور صرف رمز واشارہ ہیں کہ ہم جزیرہ عرب سے آئے ہوئے ہیں جہاں اسلام کی روشنی دنیا کے گوشوں میں پھیلی ہے شیر علی شاہ مدرس دارالعلوم حقانیہ نے استقبالی جلسہ میں خطاب کیا جس کے کلمات اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں ہم ان شخصیات کی اولاد کے فرائض مہمان نوازی کی ادائیگی میں قاصر ہیں' جنہوں نے ہم پر اسلام جیسی عظیم نعمت کو پیش کیا اور تمام عجم میں دین اسلامی کی تعلیم دی فضل رحمٰن' مولانا مفتی محمود صاحب' وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کے فرزند ارجمند نے جو دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم ہیں' قرآن مجید کی چند آیات سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصفت : ۱۔۳)

خوش آوازی اور دلکش قرات کے ساتھ تلاوت کیں جن کی حلاوت تمام وفد کے کانوں میں اب تک محسوس ہورہی ہے، ہم پوری قوت سکوت اور خشوع کے ساتھ آیات بینات کو سن رہے تھے اور وہ ہمارے کانوں میں حلاوت وبشاشت مہیا کررہی تھی اس دارالعلوم کی زیارت نے ہماری نگاہوں میں دیگر مشاہد وتاریخی آثار کی

زیارت کی قدر و قیمت کو گھٹا دیا۔ (تاثرات: احمد محمود مدنی مترجم مولانا شیر علی شاہ، مدرس دارالعلوم حقانیہ، روزنامہ المدینۃ المنورہ پیر ۲۸ صفر ۱۳۹۳ھ)

عرب اسرائیل جنگ میں والد ماجد کے پیغامات ہمدردی اور عرب سفراء کے جوابات:

نومبر، دسمبر ۱۹۷۳ء: حالیہ عرب اسرائیل جنگ نہ صرف عرب ممالک بلکہ عالم اسلام کی طرح دارالعلوم حقانیہ کیلئے بھی بحیثیت ایک علمی و دینی مرکز کے نہایت اہمیت کا حامل رہا دارالعلوم میں عربوں کی مکمل فتح کی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا، والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ایک اخباری بیان میں اس معرکہ کو اسلام اور کفر کا جہاد قرار دیتے ہوئے تمام مسلمانوں بالخصوص پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام ممکنہ وسائل سے اس جنگ میں عربوں کی مدد کی جائے۔ اس ضمن میں آپ نے مصر، شام، عراق، سعودی عرب، اردن، کویت اور مراکش کے سفراء کرام مقیم اسلام آباد کے نام ہمدردی کا ایک مفصل ٹیلیگرام بھیجا جس میں فتح ونصرت خداوندی کی دعائیں اور مکمل تعاون کی پیش کش کی گئی تھی عرب ممالک کے محترم سفراء نے جواباً نہ صرف شکریہ کے ٹیلیگرام بھیجے بلکہ اپنے اپنے خطوط میں بھی پوری قوم کیلئے جذبات تشکر کا اظہار کیا، ایسے خطوط کے بعض حصوں کا ترجمہ پیش کررہے ہیں تاکہ پاکستانی بھائیوں کو بھی عربوں کے احساسات معلوم ہوسکیں۔

سفیر مصر جناب علی خشبہ

آپ کی ٹیلیگرام کا بہت بہت شکریہ میں آپ کے جذبات عالمگیر احساسات اور ہمدردی کو بنظر استحسان دیکھتا ہوں جو عرب بھائیوں کیلئے آپ کے دل میں موجزن ہیں، اسرائیل کا ظلم وعدوان صرف عرب ملکوں کے لئے نہیں بلکہ جملہ عالم اسلام کے لئے ہے ہمیں یقین ہے کہ سچائی غالب آئے گی خدا کے فضل اور آپ پاکستانی بھائیوں کی دعا اور امداد سے ہم اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف فتح حاصل کریں گے۔

سفیر شام جناب عبدالعزیز علیونی

آپ کے مشفقانہ جذبات اور امداد کا مجھ پر گہرا اثر ہوا ہے جو آپ نے ہمارے مشترکہ دشمن اسرائیل کے خلاف ہماری جدوجہد میں فرمائی ہے درحقیقت آپ کی دعا اور پاکستان سمیت تمام عالم اسلام کی فیاضانہ امداد کی بدولت ہمارے اقدار کو اسرائیل کے خلاف جہاد میں تقویت ملی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ کی مخلصانہ ہمدردی ہمارے دلوں کی گہرائی میں اتر کر عالمگیر رشتہ اخوت کو مزید مستحکم کرنے کا باعث بنے گی اور آئندہ ہمارے دونوں ملکوں کا رشتہ اتحاد اور ربط اور زیادہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہوگا خدا آپ اور آپ کے خاندان پر رحمتوں کا نزول فرماوے۔

محترم سفیر عراق

مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کی اخلاقی اور مادی امداد عربوں کے ارادوں کی مضبوطی کا باعث ہوگی تا کہ وہ انصاف اور اپنے جائز حقوق حاصل کرنے میں جدوجہد جاری رکھ سکیں اور مقبوضہ علاقوں کی آزادی اور مکمل فتح میں کامیاب ہوجائیں۔

محترم سفیر اردن

جناب کی مہربانی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں عربوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں جبکہ وہ ناانصافی اور ظلم کے خلاف جنگ میں برسرپیکار ہیں۔

جناب سفیر مراکش

سفارتخانہ مراکش عربوں کے اتحاد اور اسرائیل کے خلاف ان کی مقدس جنگ میں ہمدردی پر آپ کا بے حد مشکور ہے۔ مراکش کے علماء کو بھی جناب کا پیغام پہنچادیا جائے گاسعودی عرب اور کویت نے بھی جوابی تاروں میں پاکستانیوں سے دعا اور ہرطرح کے تعاون کی اپیل کی۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ بجٹ اجلاس

دسمبر ۱۹۷۳ء: دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس دارالحدیث ہال میں مولانا الحاج میاں مسرت شاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز سے دارالعلوم کے ارکان شوریٰ نے شرکت کی اور دارالعلوم کے نئے بجٹ کی منظوری کے علاوہ مختلف ترقیاتی تجاویز اور منصوبوں پرغور کیا گیا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے سال گذشتہ کے مختلف شعبوں کی کارگذاری پیش کرتے ہوئے کہا کہ مختلف تعلیمی اور تنظیمی شعبوں پر پچھلے سال دو لاکھ گیارہ ہزار سات سو نہتر روپے پچیس پیسے خرچ ہوئے جبکہ آمدنی دو لاکھ اکتالیس ہزار تین سو چون روپے ہوئی۔ سال رواں کے لئے آپ نے دو لاکھ ساٹھ ہزار تین سو اٹھہتر روپے (میزانیہ) پیش کیا جسکی ارکان نے غور وخوض کرنے کے بعد منظوری دی بجٹ کی رو سے تقریباً بیس ہزار روپے کا خسارہ ہے مگر توکلا علی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر اسکی منظوری دیدی گئی، والد ماجد مدظلہ نے اپنی مبسوط تقریر میں علوم دینیہ اور مدارس کی اہمیت پر زور دیا نیز مشرق وسطیٰ کی حالیہ جنگ میں عربوں کی مکمل فتح کی دعا کی گئی اور عرب مسلمانوں کو ممکنہ تعاون کی پیشکش کی گئی مجلس شوری کے اساتذہ عملہ اور شعبہ تعلیم القرآن کے عملہ کی تنخواہ میں اضافہ کی بھی منظوری دی۔

ممتاز قانون دان جناب اے کے بروہی کی والد ماجد سے علمی مجلس اور طلبا سے خطاب

۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء: ملک کے ممتاز اور مایہ ناز قانون دان جناب اے کے بروہی صاحب دارالعلوم حقانیہ

تشریف لائے مقصد تشریف آوری حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات تھی نہایت مخلصانہ جذبات عقیدت کے ساتھ آپ کئی گھنٹے دارالعلوم میں رہے حضرت مدظلہ سے دینی وعلمی مجلسیں رہیں دارالعلوم کے کئی شعبوں کا معائنہ بھی کیا طلبہ نے اس موقعہ پر بروہی صاحب سے تقاضا کیا کہ وہ اپنے ارشادات سے انہیں محظوظ فرمائیں جنانچہ محترم بروہی صاحب نے عالمانہ اور عارفانہ تقریر میں وقت کے اہم مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالی حضرت شیخ الحدیث نے اس تقریب میں جناب بروہی صاحب کے علم وفضل قانونی مہارت کے ساتھ ساتھ اسلامی جذبات اور اسلام کی ترجمانی کے مساعی کو سراہا اور بروہی صاحب سے فرمایا کہ آپ جیسے جدید تعلیم یافتہ حضرات اگر اسلامی قانون کی قدر وقیمت کو غیروں کے سامنے نمایاں کرتے رہیں گے تو علماء سے زیادہ اچھے نتائج سامنے آسکیں گے آپ لوگ اسلام کی حقانیت ثابت کر کے اتمام حجت کر سکتے ہیں اور میری دعا ہے کہ آپ اس جذبہ اسی جرأت اور صراحت کیساتھ اسلام کی ترجمانی کرتے رہیں ۔(ان کا خطاب خطبات مشاہیر میں شامل ہے)

مولانا شمس الدین کی شہادت اور مولانا مدظلہ کا خراج تحسین

اپریل ۱۹۷۴ء: مولانا شمس الدین ظالمانہ قتل پر کل جماعتی مذمتی جلسہ نوشہرہ کے اقبال پارک میں منعقد ہوا، جس میں صدارتی خطاب کے دوران والد ماجد شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ مولانا شمس الدین کے خونِ شہادت نے گلستان محمدی میں شادابی آئے گی اوران کی روح وہی پکار رہی ہوگی جو کہ صحابی رسول حضرت خبیبؓ پکار رہے تھے......

ولست ابالی حین اقتل مسلما بایة شق کان فی الله

ایسے نوجوان مجاہد عالم اور مجسمہ جرأت سے ہمارا محروم ہونا باعث صد افسوس ہے، اس ظلم کے خلاف اگر ہم آواز نہیں اٹھائیں گے تو پھر سارے ملک میں تباہی وخطرہ ہے۔ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ یہ معاملہ تساہل کا نہیں ہے اس میں دین کا پہلو بھی ہے اگر تساھل ہوا تو یہ حکومت کے حق میں مناسب نہیں ہوگا۔

ہمارے نام پر وارنٹ گرفتاری جاری

اس خطاب پر مقامی پولیس نے صوبائی حکومت کے ایماء پر والد ماجد اور میرے خلاف مقدمہ درج کر کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس

نومبر ۱۹۷۴ء: دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ بجٹ اجلاس داالحدیث ہال میں منعقد ہوا

جس میں ملک کے مختلف حصوں سے ارکان نے شرکت کی اجلاس کی صدارت الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی نے فرمائی مولانا قاری محمد امین صاحب اور مولانا قاری سعید الرحمان راولپنڈی نے آغاز میں کلام پاک کی تلاوت کی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے نئے سال کے بجٹ کی تشریح اور منظور شدہ بجٹ کی کمی بیشی کے اسباب اور سال رواں کے لئے تخمینی میزانیہ پر مشتمل ایک طویل رپورٹ پیش فرمائی اور دارالعلوم کے مختلف تعلیمی انتظامی اور تعمیری شعبوں کی کارکردگی پر بھی روشنی ڈالی۔

شیخ الحدیث کے خطاب کے بعض اقتباسات

رپورٹ کے بعض اقتباسات یہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عالم اسلام کی بالعموم اور پاکستان کی بالخصوص دینی سماجی اخلاقی اور تعلیمی ضعف واضمحلال کی بناء پر اسلامی علوم کی نشرواشاعت اور اسلامی اقدار وروایات کے احیاء کے مساعی بے حداہمیت اختیار کر چکے ہیں مدارس عربیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا کہ:

مدارس عربیہ کی اہمیت

تاریخ اسلام اور برصغیر کے نازک ادوار میں فتنوں کے باوجود اسلام کا اپنی شان بان سے قائم رہنا اور کتاب وسنت اور علوم شریعت کا اپنی مشکل میں محفوظ رہنا محض خداوند قدوس کے فضل وکرم اور اس کے بعد تعلیمات نبویہ کے ایسے ہی مراکز ومدارس کا نتیجہ ہے جو محض اللہ کے توکل پر نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اس چراغ کو روشن رکھ کر ایک نسل سے دوسری نسل تک امانت خداوندی پہنچانے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

قادیانی مسئلہ کا آئینی حل

قادیانی مسئلہ کے آئینی حل کو آپ نے اس سال کا ایک عظیم الشان اور اہم دینی واقعہ قرار دیا اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دارالعلوم کا اولین مقصد ہے اور قادیانیوں کا آئین میں بھی غیر مسلم اقلیت قرار پاجانا دارالعلوم کے لئے بے پناہ مسرتوں کا باعث ہے انہوں نے کہا کہ حتی المقدور دارالعلوم کے طلبہ اس کے ترجمان ماہنا الحق اور خود احقر نے بحیثیت رکن قومی اسمبلی اس مسئلہ کے حل میں بھرپور حصہ لیا انہوں نے مجلس شوریٰ کی طرف سے تمام مسلمانوں علماء مجلس عمل پارلیمنٹ اور وزیر اعظم بھٹو صاحب کو مبارک باد پیش کی اور مطالبہ کیا کہ اب اس مسئلہ کے ذیلی اور قانونی تقاضوں کو بھی قانوناً جلد پورا کیا جائے۔